الیکشن کمیشن آف پاکستان

پریس سٹیٹمنٹ

بتاریخ: 31 جولائی 2018

آل پارٹیز کانفرنس کے اختتام پر چند سیاسی رہنماوں کی جانب سے جاری کردہ غیر ذمہ دارانہ بیان کہ "الیکشن کمیشن کو مستعفی ہو جانا چاہیے۔" پر الیکشن کمیشن نے افسوس کا اظہار کیا ہے اور اس مطالبے کو یکسر مسترد کرتے ہوئے اس کی سختی سے مذمت کی ہے اور کہا ہے کہ صاف، شفاف اور غیر جانبدار انتخابات کے بارے میں بغیر کسی ثبوت کے اس طرح کے بیانات افسوسناک اور حقائق کے منافی ہیں۔ عام انتخابات 2018 کے دوران عوام نے آزادانہ ماحول میں اپنا حق رائے دہی استعمال کیا اور الحمد اللہ پورے ملک سے الیکشن میں دھاندلی کے حوالے سے اب تک کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی۔ پاکستانی عوام کے مینڈیٹ کا بغیر کسی جواز اور ذاتی مفاد کی بنیاد پر احترام نہ کرنا جمہوریت کے بنیادی اصولوں کے منافی ہے۔ الیکشن کمیشن یہ بھی واضح کرنا چاہتا ہے کہ اگر کسی امیدوار کو کسی بھی حلقہ یا پولنگ اسٹیشن کے حوالے سے کوئی شکایت ہے تو اس کے ازالے کے لیے قانون میں دیئے گئے طریقہ کار کے مطابق راستہ اختیار کریں۔ کسی بھی مہذب قوم اور ترقی یافتہ ملک میں قانون سے ہٹ کر کوئی بھی مطالبہ آئین و قانون کی صریحاً خلاف ورزی سمجھا جاتا ہے۔ الیکشن کمیشن تمام کامیاب اور ہارنے والے امیدواروں سے توقع رکھتا ہے کہ وہ عوامی رائے کا احترام کرتے ہوئے انتخابی نتائج کو نہ صرف تسلیم کریں بلکہ جمہوری عمل کے تسلسل کے لیے اپنا مثبت کردار ادا کریں۔

الیکشن کمیشن یہ بھی سمجھتا ہے کہ موجودہ انتخابات کی شفافیت اور غیر جانبداری اس امر سے بھی ظاہر ہوتی ہے کہ ملک کے طول و عرض میں عام انتخابات 2018 کا پرامن انعقاد ہوا۔ جس میں ووٹرز کی کثیر تعداد نے اپنا حق رائے دہی آزادانہ طور پر استعمال کیا۔ عام انتخابات 2018 کی شفافیت اور اسکے آزادانہ، منصفانہ اور غیر جانبدارانہ انعقاد کو جانچنے کے لیے کم و بیش 30 ہزار مبصرین بشمول 400 بین الاقوامی مبصرین و میڈیا، 19 ہزار فافن کے مبصرین اور ملکی میڈیا کے نمائندگان نے ملک بھر میں انتخابی عمل کے مختلف مراحل کا بغور مشاہدہ کیا اور اپنی ابتدائی رپورٹس میں یورپی یونین، دولت مشترکہ اور فافن مبصرین نے عام انتخابات 2018 کو آزادانہ، منصفانہ اور غیر جانبدارانہ الیکشن قرار دیا جو کہ پاکستانی قوم کی ایک جمہوری فتح اور اعزاز کی بات ہے۔

الیکشن کمیشن آف پاکستان نے سیاسی جماعتوں کو انتخابی عمل میں Level playing field فراہم کرنے کے لیے متعدد ہدایات جاری کیں اور اپنے اختیارات کا استعمال بھی کیا۔ مثلاً پاکستان مسلم لیگ ن کی درخواست پر نیب سے درخواست کی گئی کہ تمام انتخابی امیدواروں کو پولنگ یا انتخابات کے انعقاد تک Level playing field مہیا کیا جائے۔ جس پر نیب نے الیکشن کمیشن کو اس بات کی یقین دہانی کرائی اور ہم اس حوالے سے نیب کے مشکور بھی ہیں۔ اسی طرح NA-60 میں مسلم لیگ ن کے ایک امیدوار کو عدالت کی طرف

سے سزا سنائے جانے کے بعد الیکشن کمیشن نے مذکورہ حلقے میں انتخابات کو معطل کر دیا تاکہ کوئی جماعت انتخابی عمل میں شمولیت سے باہر نہ رہے۔ مزید برآں الیکشن کمیشن نے اہم سیاسی شخصیات کے قافلوں کو روکے جانے کے عمل کا نہ صرف فوری طور پر نوٹس لیا بلکہ ان کی انکوائری کا بھی حکم دیا۔ یہاں یہ بتانا بھی ضروری ہے کہ چاروں صوبائی حکومتوں کو انتخابی مہم کے دوران ضابطہ اخلاق کی خلاف ورزی کے حوالے سے بار بار تنبیہ بھی کی جاتی رہی۔

الیکشن کمیشن نے انتخابات کے تمام مراحل تک عوام کی فوری رسائی کو یقینی بنانے کے لیے متعدد اقدامات کیے اور اس ضمن میں میڈیا اور ویب سائٹ کے ذریعے معلومات تمام اسٹیک ہولڈرز کو بروقت فراہم کیں۔ ان میں حلقہ بندی، انتخابی فہرستوں کی نظرثانی، انتخابی پروگرام کی تفصیلات، امیدواروں کے کاغذات نامزدگی کی فراہمی اور جانچ پڑتال، انتخابی امیدواروں کی حتمی فہرستوں کی دستیابی وغیرہ شامل ہیں۔ ملکی تاریخ میں پہلی بار 85 ہزار سے زائد پولنگ اسٹیشنوں کا سروے کروانے کے بعد صوبائی حکومتوں کو وہاں تمام سہولیات فراہم کرنے کے لیے ہدایات جاری کی گئیں۔ اسی طرح ملک بھر کے تمام پولنگ اسٹیشنوں پر معیاری انتخابی مواد وافر مقدار میں دستیاب کیا گیا اور انتخابی مواد کی کمی یا اس کے معیار کے بارے میں پورے ملک کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی۔ تقریباً آٹھ لاکھ انتخابی عملے کو جامع تربیت دی گئی۔ الیکشن کمیشن نے سیاسی جماعتوں کی مشاورت سے انتخابی امیدواروں اور سیاسی جماعتوں کے لیے جامع ضابطہ اخلاق جاری کیا اور اس پر عملدرآمد کے لیے خصوصی مانیٹرنگ سیل قائم کیا جس نے ضابطہ اخلاق کی خلاف ورزی پر فوری اقدامات کیے۔ اسی طرح میڈیا، مبصرین اور سیکورٹی اہلکاروں کے لیے بھی مفصل ضابطہ اخلاق جاری کیے گئے۔ عام انتخابات کے پرامن انعقاد کے لیے الیکشن کمیشن کو افواج پاکستان اور دیگر قانون نافذ کرنے والے اداروں کا مکمل تعاون حاصل رہا۔

پولنگ کے دن شکایات کے ازالے کے لیے الیکشن کمیشن کے سیکریٹریٹ اور صوبائی الیکشن کمشنرز کے دفاتر میں خصوصی شکایات سیل بنائے گئے جو 24 گھنٹے کام کرتے رہے جہاں پر 674 کایات موصول ہوئیں جن کا فوری ازالہ کیا گیا۔ الیکشن کمیشن نے تمام حلقوں کے غیر حتمی نتائج کا اعلان کر دیا ہے اور تمام معلومات الیکشن کمیشن کی ویب سائٹ پر موجود ہیں۔ الیکشن کی شفافیت کے لیے مبصرین کی موجودگی انتہائی اہمیت کی حامل ہوتی ہے۔ اسی طرح غیر حتمی نتائج جاری ہونے کے بعد الیکشن کمیشن نے دوبارہ گنتی کی تقریباً 100 درخواستوں پر انتخابات ایکٹ مجریہ 2017 کی دفعہ 95 کے تحت کاروائی کی۔ الیکشن نتائج میں تاخیر پر تمام صوبائی الیکشن کمشنرز، ڈسٹرکٹ ریٹرننگ افسران اور ریٹرننگ افسران سے وضاحت طلب کر لی گئی ہے اور RTS کے حوالے سے تفصیلی تجزیہ اور محاسبہ کیا جائیگا۔

الیکشن کمیشن توقع کرتا ہے کہ ملک کی تمام جمہوری قوتیں اور افراد اپنے ذاتی مفادات کو پس پشت ڈالتے ہوئے آئین، قانون اور جمہوریت کی بالادستی کے لیے اپنے تمام آئینی اداروں پر نہ صرف بلاجواز تنقید سے گریز کریں گے بلکہ ایک مستحکم جمہوری پاکستان کے لیے اپنا کردار ادا کریں گے۔